کی ہمیشہ سرپرستی اور حوصلہ افزائی فرمائی ہے، خانقاہ سراجیہ مجددیہ (کندیاں شریف) کے بانی حضرت ابوسعد مولانا احمد خاں رحمتہ اللہ علیہ سے متعلق ایک درویش صفت اِنسان نے 1922ء کے لگ بھگ دریائے راوی کے کنارے موضع دادڑاہ بالا (ہڑپہ) ڈیرہ لگایا اور ایسا لگایا کہ تادم زیست وہیں رہے اور جنگل میں منگل کا سماں باندھا۔ ہمارے والد صاحب (حافظ عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ) کے استاد اور محسن و مربی تھے، حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری سے بے حد محبت فرماتے تھے اور ہم سب چھوٹے بڑے ان کو استاد جی کہہ کر پکارتے تھے، نام و نمود سے مکمل طور پر مُبرا حضرت حافظ احمد دین رحمتہ اللہ علیہ کا اپنے شیخ حضرت ابوسعد مولانا احمد خاں رحمتہ اللہ علیہ کے بعد (حضرت ثانی) حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ اور پھر حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ سے تعلق اُسی طرح تھا۔ حضرت خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ سے ان کا تعلق، ادب واحترام اور فنافی الشیخ ہونے میں اپنی مثال آپ تھے۔ 1998ء میں حضرت استاد جی احمد دین رحمتہ اللہ علیہ کا انتقال پُر ملال ہوا تو ان کی جگہ استاد جی کے خادم خاص حافظ غلام حسین رحمتہ اللہ علیہ نے اس خانقاہ کی آبیاری جاری رکھی۔ 2004ء میں حافظ غلام حسین کے انتقال کے بعد حضرت خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ کی اجازت وتائید سے صاحبزادہ رشید احمد نے اس جگہ کو آباد کرنا شروع کیا اور متوسلین سلسلہ کو مجتمع کرنے کا فریضہ احسن طور پر سنبھالا، گزشتہ کچھ عرصہ سے وہاں صاحبزادہ رشید احمد سالانہ اجتماع منعقد کرنے لگے ہیں۔ ہمارے لئے بے حد خوشی کا باعث ہے کہ خانقاہ سراجیہ کی شناخت تحفظ ختم نبوت ہے۔ خانقاہ احمدیہ سراجیہ دادڑہ بالا (ہڑپہ) نے بھی اس شناخت کو نہ صرف قائم رکھا ہوا ہے بلکہ اس مبارک کام کو مرکز سراجیہ لاہور کے ذریعے آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ اِمسال یہ اجتماع 17/مارچ کو دس بجے صبح سے لے کر 18/مارچ کی نماز عصر تک جاری رہا جس میں ملک بھر سے مختلف احباب، حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء حضرات علماء کرام اور دینی رہنماؤں نے شرکت وخطاب بھی کیا۔ راقم الحروف نے لاہور میں اپنی جماعت کے ورکرز کنونشن اور سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس میں شرکت کی وجہ سے 17/مارچ کو احباب کے ساتھ شرکت کی اور دیکھ کر مسرت میں اضافہ ہوا کہ اجتماع گاہ کو جن بینرز سے سجایا گیا تھا ان کا تعلق جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت وتحفظ ختمِ نبوت سے تھا اور رَدِ قادیانیت کے حوالے سے مشاہیر اور سرکردہ سیاستدانوں کے ارشادات سے اجتماع گاہ کو مزیّن کیا گیا تھا۔ راقم نے اپنے ذاتی وجماعتی اور خاندانی تعلقات اور خانقاہ سراجیہ کے فیضِ عام کے حوالے سے ضروری گفتگو کی اور حافظ نذیر احمد نقشبندی مجددی کی مرتب کردہ کتاب ''حضراتِ کرام نقشبندیہ'' کے صفحہ نمبر 288 سے یہ اقتباس بھی پڑھ کر سنایا۔

فتنۂ مرزائیت کی نشاندہی:

''جن ایام میں مسجد شہید گنج لاہور کی تحریک زوروں پر تھی اور اہل اسلام میں ہر فرد ولولہ اور جوش کا مرقع تھا، حضرت اعلیٰ نے مجلس احرارِ اسلام کو ایک گرامی نامہ تحریر فرمایا جس میں لکھا کہ مسجد شہید گنج اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے چلی جارہی ہے تو اس کا غم نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مساجد پھر بھی تعمیر کی جاسکیں گی ان کی حیثیت ہر حال میں ثانوی ہے۔ اسلام کے تحفظ وبقا کو اوّلین اہمیت حاصل ہے اور اصل فتنہ موجودہ دور میں مرزائیت کا ہے جو وجود اسلام کو مٹانا چاہتا ہے اس کے خلاف جہاد جاری رکھنا چاہیے۔ اگر اسلام محفوظ رہا تو مساجد کی کمی نہ رہے گی لہٰذا بقائے اسلام کی خاطر اپنی تمام کوشش وہمت کو مبذول کرنا چاہیے۔ حضرت مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ اور سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ودیگر اکابر احرار فرمایا کرتے تھے کہ

> حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری اور حضرت اعلیٰ مولانا احمد خاں صاحب وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں ہمیں صحیح مشورے دیئے اور ہمیشہ ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔“

اِس تاریخی اقتباس سے اس بات کی واضح نشاندہی ہوتی ہے کہ حضرات کرام نقشبندیہ مجددیہ ”تحفظِ ختمِ نبوت“ کے کام کو کتنی اہمیت دیتے تھے، الحمدللہ مجلس احرارِ اسلام جملہ اکابر اور اہلِ حق کے مُتعیّن کردہ راستے اور لائحہ عمل کے مطابق تحفظِ ختمِ نبوت کے محاذ کی چوکیدار بن کر پہرہ دے رہی ہے۔ ہم نسلِ نو سے بھی امید کرتے ہیں کہ وہ اہلِ حق سے تعلق و جوڑ کو ضروری سمجھتے ہوئے اپنے اکابر کے اسوہ اور طریقے پر قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مل جل کر اس مقدس محاذ کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق سے نوازیں، آمین، یارب العالمین

❁❁❁